

صفحہ  
۱۲۰

# وَأَسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ

یہ رسالہ علامہ سید احمد زنی دھلان کی رحمۃ اللہ کے عربی سالک  
ترجمہ ہے اس میں نماز پڑھنے کی فضیلت اور اس کے ترک پر مفسدیت  
اور نماز باجماعت کی اہمیت قرآن و احادیث و اقوال ائمہ  
و علمائے بوجہ احسن بیان کی گئی ہے

# تَرْغِيبُ الصَّلَاةِ وَالْجَمَاعَةِ

مترجمہ  
جناب مولوی عبد العزیز صاحب یقی میرٹھی زید مجدد  
بہارِ نبوتی حضور اقدس حجۃ الاسلام مولانا مولوی شاہ محمد حامد رضا خان  
صاحب قبلہ دامت برکاتہم

باہتمام جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم رضا خان صاحب  
حامدی رضوی خاص مطبعہ الخضریت سن سرہ

مطبعہ اہلسنت و جماعت قلعہ اسماعیلیہ ضلع

بَرَزْلَقْدِ جَنَّتْ كَشَائِعُ هَوْلَا





## دیکھا

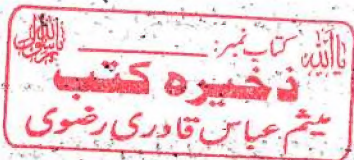
### بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز و عالم ہے وہ ذات پاک سید لولاک حبیب خدا اشرف الانبیاء احمد  
 مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جس نے مظہر الہی بنکر ظلمت کدہ  
 عالم کو منور فرمایا۔ کفر و شرک کی ضلالت و جہالت کو ہر طبقہ دنیا سے مٹایا  
 مدہوش انسانوں کو معبود حقیقی کا راستہ بتایا۔ ذی عقل طلبگاروں کو صراط  
 ربانی کا جام پلایا روئے زمین پر کلمۃ الحق کا ڈنکا بجایا۔ خوش نصیب  
 ہیں وہ لوگ جنہوں نے ایسے برگزیدہ نبی کے سایہ عاطفت میں زندگی  
 بسر کی اور اُس کے قدم بقدم چلکر رضائے الہی کا تمغہ پایا۔ گردش ایم سے  
 یہ وہ زمانہ ہے کہ بہت سے بیدنیوں اور لافانیوں نے اپنا دامن ترویج پھیلا  
 رکھا ہے اور بعض مسلم نامتافقوں نے اہل اسلام میں تفرقہ اندازی کا  
 رنگ چارکھا ہے

اسلام کی سچی محبت اور وجود برحق کی عبادت کا شوق بہت ہی کم وجود میں  
 جن میں پایا جاتا ہے جاہل مسلمانوں کی آبادی اور مسجدوں کی تعداد ضرور  
 معقول پیمانہ پر نظر آئیگی لیکن بیشتر مقامات پر بسا اوقات نمازیوں کی شمار  
 انگلیوں پر گننے کے قابل پائی جائیگی محبت خاصہ کے مستحق ہیں وہ نفوس  
 جو خود خدا کے اس فرض کو فرض عین سمجھ کر ادا کر رہے ہیں اور بیش از بیش  
 تحیات الہی کے لائق ہیں وہ وجود جو اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی احکام  
 اسلام پہنچا کر نیکیوں کے بیش بہا جواہر سے اپنا دامن بھر رہے ہیں۔  
 عام مسلمانوں پر حاجی سنت حاجی بدعت حضرت مولانا حاجی شاہ محمد علی خاں  
 صاحب مدراسی زید مجدہ کا بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے ضرورت حال  
 کو مد نظر رکھ کر اس ناچیز کو ایسی مفید علم کتاب کے ترجمہ پر توجہ دلائی جو ہر  
 چھوٹے بڑے لڑکے اور لڑکی مرد اور عورت کے لیے خداری اور انجام بخیر  
 کا اعلیٰ سبق ہے۔

الحمد للہ! تو سب مسلمانوں کو اس سے نفع اٹھانے کی توفیق عطا فرما۔

محمد عبدالعزیز الصدیقی





## بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبح تعالیٰ خدا کے لیے جو سارے جہان کا پروردگار ہو اور درود و سلام  
تمام رسولوں سے بہتر ہے سرور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے آل و اصحاب سب  
بھائیو! اللہ ہو اور تم کو دین کے امور میں سمجھ دے اور ہدایت کا الہام فرمائے اور  
نفسانی شرارتوں سے بچائے بیشک نماز دین کا ستون ہے جس نے نماز کو ادا  
کیا اپنے دین کو قائم رکھا اور جس نے اس کو ضائع کر دیا اپنے دین کو ٹھکرا دیا اور  
یقیناً سب سے بڑی مصیبت سب سے زیادہ بُرا سب سے بُھرا عیب نماز میں سستی کرنا اور  
جموں اور جماعتوں کا ضائع کر دینا ہے چونکہ وجہ سے اللہ نے درجے بلند کیے گناہوں کو  
بخشا اور زمین و آسمان کے رہنے والوں کو عابد بنایا یعنی عبادت سکھائی۔

نماز نہیں چھوڑنا اور اس سے غافل نہیں ہونا مگر وہ جسکی بد بختی سبقت لیگئی اور بڑی  
سزا کا مستحق ہو اور اسکی تجارت نقصان والی ہو اور جسکی ناامیدی اور شرمندگی  
بڑھ گئی ہو اور نماز چھوڑنے والے پر خدا ناراض ہوتا ہو اور وہ اسلام پر نہیں مبرا جنم

اسکا ٹھکانا ہو اور وہ اسکا مرجع اور پھونکا وہ اللہ کے نزدیک ملعون ہو اور  
زمین و آسمان میں پھٹکارا ہوا۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
مروی فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ ارشاد  
فرماتے ہیں کہ مومن بندہ ہو کر جو نماز کو چھوڑے اور ادا نہ کرے خدا اسکی چہرہ پر  
لکھ دیتا ہے کہ یہ خدا کی رحمت سے خارج ہو اور میں اسکی بیزار ہوں اور جب بندہ  
کوئی فرض چھوڑتا ہو اسکا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہو اور ایک حدیث  
میں جو حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی  
انھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی جسکے آخر میں یہ جملہ ہے کہ  
میرے پاس جبریل آئے اور کہا پڑھیے میں نے کہا کیا پڑھوں کہا پڑھیے۔  
فخلف من بعدہم خلف اضا عوا الصلوۃ واتبعوا الشہوات  
ففسو یلقون غیا پھر قائم مقام ہوئے انکے ناخلف جنھوں نے نماز کو ضائع  
کیا اور خواہش نفسانی کی پیروی کی عنقریب وہ گمراہی سے ملیں گے (یعنی گمراہ  
ہو گئے) پھر میں نے کہا ای جبریل کیا میری امت میرے بعد نماز کو ضائع کرے گی  
عرض کی ہاں آخر زمانہ میں آپکی امت کے کچھ لوگ ایسے ہونگے جو نماز کو ضائع  
کرینگے اور وقت سے ہٹا دیں گے اور نفسانی خواہش کا اتباع کریں گے اپنے  
نزدیک ایک مینار نماز سے بہتر سمجھیں گے۔ خدا کے قول لا یملکون الشفا  
الامر انھن عند الرحمن عہدا (شفاعت کا کسی کو اختیار نہ ہو گا مگر اس  
شخص کو جس نے اللہ کے نزدیک عہد کیا) اسکی تفسیر میں نبی صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ عہد پانچ نمازیں ہیں اور فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے کہ اللہ نے بندوں پر کوئی ایسی چیز فرض نہیں کی جو اس کو نماز سے  
زیادہ پسند ہو اور اگر اس کو نماز سے بڑھ کر کوئی چیز پسند ہوتی تو فرض ہوتی اس



طریقہ سے عبادت کیا کرتے تو ان میں بعض حالت کو رع میں میں بعض سجدہ میں  
 بعض کھڑے ہوئے اور بعض بیٹھے ہوئے (یعنی انکے مجموعہ سے نماز کے ارکان پیدا  
 ہوئے) اور کہا جائیگا کہ جو فرشتے آسمان میں نماز پڑھتے ہیں ان کا نام خدام  
 رحمن ہو اور اسوجہ سے وہ تمام فرشتوں پر فخر کرتے ہیں۔ ابو الدرداء رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں اچھے بندے وہ ہیں جو خدا کی یاد  
 یعنی نماز کے لیے سو راج۔ چاند اور سایہ کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور مروی ہو کہ  
 قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائیگا اگر وہ پوری پائی گئی تو نماز  
 اور اُس کے سارے عمل قبول کر لیے جائیں گے اور اگر ناقص پائی گئی تو نماز اور  
 تمام اعمال کو نادیدہ جائیں گے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے ابابہ ہریرہ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دنا کہ  
 خدام کو ایسے موقعوں سے رزق پہنچائے جن کا تمہیں گمان بھی نہ ہو اور اس کا  
 مصداق خدا کے اس قول میں ہو کہ و امواہلک بالصلوة واصطبر علیہا  
 لا فسلک رزقا نحن نرزقک والعاقبة للتقویٰ) اپنے گھر والوں کو نماز  
 کا حکم دو اور اس پر صبر کرو ہم تم سے رزق کا سوال نہیں کرتے ہم ہی تم کو رزق  
 دیتے ہیں اور نیک انجام پر ہمیر گاروں کے لیے ہو۔

اور عطا نے خراسانی نے کہا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو زمین کے کسی حصہ میں  
 سجدہ کرے اور وہ زمین قیامت کے دن اُسکی گواہی نہ دے اور جس دن وہ  
 عمر سے اُس پر نہ روئے۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے  
 نماز کو جان بوجھ کر چھوڑا اچھن اُسکی ذمہ داری سے بری ہو گیا اور فرمایا اللہ نے  
 پانچ نمازیں اپنے بندوں پر فرض کی ہیں جس نے ان کو اُسکے وقتوں میں ادا  
 کیا قیامت کے دن وہ نمازیں اُسکے لیے نور اور راستہ بنائے والی

ہو جاتی ہیں اور جس نے اُنکو ضائع کیا وہ فرعون ہامان کو ساتھ محسوس ہو گا اور ایک  
 بڑی حدیث میں ہے کہ جبریل اکیس حصوں میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد اللہ تعالیٰ  
 نماز چھوڑنیوالے کا نہ روزہ قبول کرتا ہو نہ صدقہ نہ حج اور نہ کوئی عمل اور نہ زکوٰۃ اور  
 نماز چھوڑنیوالے پر تو رات اچھل زبور اور فرقان میں لعنت کی گئی ہو اور نماز چھوڑنیوالے  
 ہر دن اور رات میں ہزار لعنتیں اُترتی ہیں اور ہزار مرتبہ ناراضی ہو جاتی ہے  
 اور فرشتے اُس پر ساتوں آسمانوں پر سے پھٹکار برساتے ہیں۔ اے محمد نماز  
 چھوڑنیوالے کیلئے کوئی حصہ آپ کے انعامات میں سے نہیں ہو اور نہ آپ کی  
 شفاعت کا اور نہ وہ آپ کی امت سے ہو۔ اے محمد نماز چھوڑنیوالے  
 کی مرض میں عیادت کی جائے نہ اُسکے جنازے کے ساتھ چلا جائے نہ اُس  
 سلام کیا جائے نہ اُس کے ساتھ کھایا پیا جائے نہ اُسکے ساتھ اٹھا بیٹھا  
 جائے نہ وہ دیندار ہو نہ امانت دار نہ اُس کے لیے اللہ کی رحمت میں کوئی  
 حصہ ہے اور وہ منافقوں کے ساتھ جہنم کے سب سے نیچے کے طبقے میں  
 ڈالا جائیگا۔ نماز چھوڑنیوالے پر دو گنا عذاب ہوتا ہو اور قیامت کے دن  
 وہ اس حالت میں لایا جائیگا کہ اُس کے دونوں ہاتھ گردن کی طرف زنجیروں  
 سے جکڑے ہوئے ہوں گے اور فرشتے اُسے مار رہے ہوں گے اور اُس کے لیے  
 دوزخ کھولی جائے گی پھر وہ اُس کے دروازے میں تیر کی طرح دھل گیا جائیگا  
 اور قارون و ہامان کے پاس جہنم کے اخیر طبقے میں اوندھا گرایا جائیگا۔  
 نماز چھوڑنے والا جب اپنے مونہ کی طرف لقمہ اٹھاتا ہو تو وہ لقمہ کہتا ہے  
 کہ اے خدا کے دشمن اللہ تجھ پر لعنت کرے کہ تو اُس کا رزق کھاتا ہے اور  
 اُس کے فرائض ادا نہیں کرتا نماز نہ پڑھنے والا (جب اپنے بدن میں کپڑا  
 پہنتا ہے) تو وہ کپڑا اُس سے تیری کرتا ہو اور کہتا ہے کہ اگر خدا مجھ کو تیرا

اے محمد نماز چھوڑنیوالے کی لعنت کی گئی ہو اور نماز چھوڑنیوالے کی شفاعت کا اور نہ وہ آپ کی امت سے ہو۔ اے محمد نماز چھوڑنیوالے کی مرض میں عیادت کی جائے نہ اُسکے جنازے کے ساتھ چلا جائے نہ اُس سلام کیا جائے نہ اُس کے ساتھ کھایا پیا جائے نہ اُسکے ساتھ اٹھا بیٹھا جائے نہ وہ دیندار ہو نہ امانت دار نہ اُس کے لیے اللہ کی رحمت میں کوئی حصہ ہے اور وہ منافقوں کے ساتھ جہنم کے سب سے نیچے کے طبقے میں ڈالا جائیگا۔ نماز چھوڑنیوالے پر دو گنا عذاب ہوتا ہو اور قیامت کے دن وہ اس حالت میں لایا جائیگا کہ اُس کے دونوں ہاتھ گردن کی طرف زنجیروں سے جکڑے ہوئے ہوں گے اور فرشتے اُسے مار رہے ہوں گے اور اُس کے لیے دوزخ کھولی جائے گی پھر وہ اُس کے دروازے میں تیر کی طرح دھل گیا جائیگا اور قارون و ہامان کے پاس جہنم کے اخیر طبقے میں اوندھا گرایا جائیگا۔ نماز چھوڑنے والا جب اپنے مونہ کی طرف لقمہ اٹھاتا ہو تو وہ لقمہ کہتا ہے کہ اے خدا کے دشمن اللہ تجھ پر لعنت کرے کہ تو اُس کا رزق کھاتا ہے اور اُس کے فرائض ادا نہیں کرتا نماز نہ پڑھنے والا (جب اپنے بدن میں کپڑا پہنتا ہے) تو وہ کپڑا اُس سے تیری کرتا ہو اور کہتا ہے کہ اگر خدا مجھ کو تیرا



مسخر نہ بناتا تو میں ضرور تیرے پاس سے بھاگ جاتا۔ نماز نہ پڑھنے والا جب گھر سے باہر نکلتا ہو تو گھر کتا ہے کہ خدا سفر میں تیرا ساتھی نہ ہو اور نہ تیرے بعد تیرے گھر کی حفاظت کرے اور نہ تجھ کو صبح و سلاطین گھر والوں سے ملائے نماز نہ پڑھنے والا اپنی زندگی میں اور مرنے کے بعد ملعون ہوتا ہو نماز چھوڑنیوالا یہودیوں کی طرح مر گیا اور نصرائیوں کے مثل اٹھے گا (امام شعرانی نے عمود میں بیان کیا ہے) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے ہم سے اس امر کے متعلق ایک عام عہد لیا گیا کہ ہم نماز نہ پڑھنے والے کا شتکا اور عام لوگوں اور تمام جاہلوں سے بچو قہ نماز کی فضیلت اور اس شخص کی بزرگی جو ان (بانیوں) وقت کی نمازوں کو ہمیشہ ادا کرتا ہے بیان کریں اور اس کی ہم اتنی ہی تاکید کریں جتنی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کی ہو اور اس وقت اکثر فقر و طلبہ غافل ہو گئے ہر ایک کو دیکھ لو کہ نماز چھوڑنے والے بیٹے۔ نوکر۔ دوست وغیرہم سے ملتے ہیں انکے ساتھ کھاتے ہیں نہتے ہیں اور تجارت و عمارت میں ملازم رکھتے ہیں اور ان سے نماز چھوڑنے کے گناہ اور ادا کرنے کے ثواب کو کبھی بیان نہیں کرتے یہ بھی دین کے ڈھانے کے طریقوں میں سے ایک طریقہ ہو۔

بھائیو! ہر شخص سے ان باتوں کو بیان کرو جو اس کے دین میں غلط نہ دلائی ہو ورنہ جہنم کی آگ پہلے تمہیں کو جلائیگی (جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے) کیونکہ تمہارا شمار اس شخص کے ساتھ ہوگا جس نے علم پڑھا مگر اُس پر عمل نہ کیا اس لیے کہ جو شخص احکام شریعت سے کچھ بھی واقفیت رکھتا ہو اور نہ اُس پر عمل کرتا ہو اور نہ دوسروں کو بتاتا ہو وہ انہیں لوگوں میں داخل ہے جو عالم ہوں مگر اپنے علم پر عمل نہ کرتے ہوں۔ واضح ہوا اللہ تمہیں رحم کرے کہ نماز و جماعت برابر ادا کرتا رہتا

خیرات برکات کے حاصل کرنے نیکیوں کے بڑھانے مراتب بلند ہونے گناہ جاتے رہنے اور آفتوں اور بلاؤں کے دور کرنے کا ذریعہ ہو اور یہی تقویٰ کی اصل ہے جو تمام کمالات کی بنیاد ہے تو جب نماز کی عداومت ہوگی تو تقویٰ اور تمام نیکیاں اور بھلائیاں حاصل ہو جائیں گی مثلاً بیچاری اور برائی سے بچنا خطاؤں کا نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اگر بستی والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری کرتے تو ہم ان پر آسمان وزمین کی برکتیں ضرور کھول دیتے اور فرمایا اگر وہ تو راست و انجیل کو اور اُس چیز کو جو انکے رب کی طرف سے ان پر اتاری گئی قائم رکھتے تو وہ یقیناً اپنے اوپر اور اپنے پاؤں کے نیچے سے کھاتے اور فرمایا اگر یہ لوگ سیدھے راستہ پر قائم رہتے تو ہم ضرور ان کو بہت پانی دیتے اور جس مکان میں نماز پڑھنے والے ہوتے ہیں وہاں سے بلا دور ہو جاتی ہے جیسے اُس مکان پر آتی ہو جسکے رہنے والے نماز چھوڑ دیتے ہیں اور اُس مکان میں جہاں کے رہنے والے نماز نہ پڑھتے ہوں زلزلہ کا آنا زمین دھنسا نہ بجلی گرنا۔ کچھ دور نہیں۔ یہ نہ کہو کہ میں نماز پڑھتا ہوں مچھو ان نماز نہ پڑھنے والوں کی پرواہ نہیں میرے ذمہ ان کا بوجھ نہیں اس لیے کہ بلاجب آتی ہو تو اچھے بُرے سب کے لیے عام ہو جاتی ہو کیونکہ انہوں نے اللہ کے لیے ان لیے نمازیوں کو نہ روکا نہ دھمکایا اور اللہ پر ہر چیز روشن ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی کہ حضور نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کہو اے اللہ ہم میں سے کسی کو بخت اور بد نصیبیت بنا پھر فرمایا تم جانتے ہو بخت بد نصیب کون ہو عرض کی یا رسول اللہ وہ کون ہو فرمایا نماز چھوڑنے والا اور حجاج کی حدیث میں ہے کہ جب حضور اُس قوم کے پاس پہنچے جس کے سر پتھر سے چلی جاتے اور کپڑا ہو کر کچھ ویسے ہی



ہو جاتے جیسے پہلے تھے اور اُس پر براہِ عذاب ہو رہا تھا فرمایا اے جبریل  
یہ کون لوگ ہیں جبریل نے عرض کی یہ وہ لوگ ہیں جنکے سرنماز کے بوجھ سے  
بھاری ہو جاتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ہلاکی ہو ان نماز پڑھنے والوں پر  
جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔ بعض مفسرین نے کہا کہ اسے وہ لوگ مراد  
ہیں جو نمازوں کو ضائع کرتے ہیں اور ان کو وقت سے ہٹا دیتے ہیں اور  
ویل جنم میں ایک وادی ہو اگر اُس میں دنیا کے بہار جھونک دیے جائیں  
تو اُسکی گرمی کی تیزی سے پگھل جائیں اور وہ اُسکے رہنے کی جگہ ہے جو  
نمازیں سستی کرتے ہیں مگر جبکہ اللہ سے توبہ کرے اور اپنے قصور پر شرمندہ ہو  
نماز ہی سے مومن و کافر میں فرق معلوم ہوتا ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جس نے اپنی نماز کی حفاظت کی اللہ اُس کو پانچ خصائل سے اعزاز  
دیتا ہے اُس سے روزی کی تنگی اٹھالیتا ہو۔ قبر کا عذاب دور کرتا ہو اُسکا  
اعمال نامہ اُسکے داہنے ہاتھ میں دیکھا اُس کو پل صراط پر بجلی کی طرح سے  
گزار دیکھا۔ اُس کو بے حساب جنت میں داخل کر دیکھا اور جس نے نماز میں سستی  
کی اللہ اُس پر عذاب سے سزا دیکھا۔ چھ دنیا میں۔ تین مٹے وقت تین  
قبر میں داخل ہوتے وقت اور تین خدا سے ملتے وقت یعنی جب قیامت قائم  
ہوگی دنیا میں توبہ عذاب میں اول اُسکی عمر سے برکت اٹھالی جاتی ہو دوسرے  
اُسکے چہرے سے نیکیوں کی علامت مٹا دی جاتی ہو تیسرے وہ جو عمل  
بھی کرتا ہے خدا اُس کا ثواب نہیں دیتا چوتھے اُسکی دعا آسمان تک نہیں  
پہنچتی پانچویں نیکیوں کی دعاؤں میں سے اُس کو کوئی حصہ نہیں ملتا چھٹے  
اُس کی روح بے ایمان نکالی جائیگی مرتے وقت جو عذاب پہنچے نہیں  
وہ یہ ہیں اول وہ ذلیل مر گیا دوسرے بھوکا مر گیا تیسرے پیاسا مر گیا

یہ سنی ہیں  
نمازیں پڑھنے والے  
کے بوجھ سے  
سزا دیا  
جاتا ہے

چاہے دنیا کے دریا کیوں نہ پلائیے جائیں سیراب ہو گا اور جو اُسکو قبر میں پہنچیں گے  
یہ ہیں اول اللہ اُسکی قبر کو تنگ کر دیتا ہے یہاں تک کہ اُسکی پسلیاں اِدھر کی  
اُدھر اُدھر کی اِدھر ہو جائیں گی دوسرے اُسکی قبر میں آگ، دھماکی جائیگی  
وہ رات دن انگاروں پر لوہیگا تیسرے اُسکی قبر میں اُسپر ایک اڑدھا جس کا  
نام شجاع اقرع ہو مسلط کیا جائیگا جو اُس کو نماز چھوڑنے کی سزا میں دُستا  
رہیگا اور اُس کا عذاب پہنچانا نمازوں کے سارے اوقات کو گھیر لیتا اور وہ مہینوں  
جو اُس پر خدا سے ملتے وقت آئینگی یہ ہیں اول جب آسمان پھٹے گا ایک فرشتہ  
آئیگا جسکے ہاتھ میں ستر گز کی زنجیر ہوگی پھر وہ فرشتہ اُس زنجیر کو اُسکی  
گردن میں ڈالیک پھر اُسکے مونہ میں داخل کر لیتا اور اُسکے پانخانہ کی جگہ سے  
نکالیک اور پکار لیکگا یہ اُس شخص کی سزا ہے جو اللہ کے فرائض کو ضائع کرتا ہو  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر اُس زنجیر کا  
ایک حلقہ بھی زمین پر گر پڑے تو یقیناً اُسکو جلادے دوسرے اللہ اُسکی  
طرف نظر رحمت نہیں فرمائیگا تیسرے اللہ اُسے پاک نہیں کر لیتا اور اُسکی لیے  
در دناک عذاب ہو اور روایت ہو کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز  
چھوڑنے والوں کے چہرے سیاہ کیے جائینگے اور یہ بھی روایت کی گئی ہے  
کہ جہنم میں ایک وادی ہو جسکو کلم کہتے ہیں اُس میں بہت سے سانپ ہیں  
ہر سانپ کی موٹائی اونٹ کی گردن کے حجم کے برابر ہو اور لنبائی ایک مہینہ  
کی راہ کی وہ نماز چھوڑنے والے کو دسے گا اُسکا زہر بدن میں منتشر ہوتا ہے  
جوش مار لیتا پھر اُسکا گوشت بٹھن جائیگا اور دوسری حدیث میں ہے کہ جس شخص  
نے پانچوں وقتوں کی نماز جماعت سے برابر ادا کی اللہ تعالیٰ اُسکو پانچ باتیں  
عطا فرمائے گا۔ اُس سے روزی کی تنگی اٹھالیتا ہو۔ عذاب قبر دور کر دیتا ہے۔



اُس کا اعمال نامہ اسے ہاتھ میں لے گا بلکہ صراط پر کووندی ہوئی بجلی کی طرح گزرا گیا  
جنت میں بے حساب نفل ہوگا اور جس شخص نے نماز باجماعت میں سستی کی  
اللہ اُسکی کمائی اور روزی سے برکت اٹھا لے گا اور اُسکا کوئی عمل قبول نہیں کرنا  
اُسکے چہرے سے بھلائی کی نشانی مٹا دیتا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں بغض  
ہوگا۔ اُسکی روح بھوک اور پیاس کی حالت میں نکالی جائیگی اور قبر میں والوں  
کے وقت اُسپر سختی کی جائیگی اُسکی قبر تنگ اور اندھیری ہوگی۔ قیامت کے  
دن اُسپر حساب میں سختی ہوگی اور خدا اُسپر ناراض ہوگا اور اُسکو دوزخ  
میں داخل کرے گا اور قنادہ نے کہا ہر تھک چاہیے کہ نماز پڑھو کیونکہ یہ  
ایمانداروں کی خصلت ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ  
امت مرحومہ ہو اور خدا اسے انکے خلوص۔ دعاؤں۔ نمازوں اور ضعیفوں کی  
کی وجہ سے بلا کو دور کرتا ہے اور اکثر احادیث ایسی آئی ہیں جو نماز چھوڑ دینے والے  
کے کفر پر دلالت کرتی ہیں اور ان کو بہت سے صحابہ نے اختیار کیا ہے ان  
میں سے حضرت عمر بن الخطاب عبد الرحمن بن عوف معاذ بن جبل۔ ابو ہریرہ  
ابن مسعود۔ ابن عباس۔ جابر بن عبد اللہ اور ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
ہیں اور سلف میں بہت سے لوگوں نے ان صحابہ کی پیروی کی ہے ان میں سے  
حضرت امام احمد بن حنبل۔ اسحاق بن راہویہ۔ عبد اللہ بن المبارک امام بخاری  
اور اکثر بزرگ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم بس بھائیو! میں اُن احادیث کی رو  
سے جو نماز چھوڑ دینے والے کے کفر پر دلالت کرتی ہیں تھکوتنبہ کرتا ہوں صحابہ کرام  
کا اُن حدیثوں کے مضمون کا قائل ہونا ہی کافی ثبوت ہے اگرچہ بے نماز سے صرف  
ایک ہی اپنے اُس آقا سے روگردانی پائی گئی جس نے اُس کو پیدا کیا متنبہ  
الاعضا بنایا اسے معتدل کیا اور بڑھایا۔ اسے کھلایا پلایا۔ نجات کے راستہ پر

دالا اور اپنے دشمنوں کا ٹھکانا بنایا تو کیا یہ کہینہ کمزور بندہ اس لائق ہے کہ اُس  
مہربان پالنے والے کی توفیق فرمائی کرے اور اُس مردود شیطان کی فرمانبرداری  
جو اس کے باپ کی جنت سے نکلنے کا سبب ہوا اور اُس کو ہلاکت کی طرف بلایا  
ہلاکی ہے اُسکے لیے جس نے اسکی پیروی کی اور اُسکی دعوت قبول کی اور اپنے  
سردار و مولیٰ کی مخالفت کی اسکی کوشش کس قدر بُری ہے اسکی بلا کتنی عظیم ہے  
اسکی صبح و شام کیا ہی بُری ہے اور اسکا باطن کیسا خبیث ہے جو تبھائیو تمپر خدا  
رحم کرے اذان سنتے ہی خدا کی اطاعت کے لیے جلد اُٹھو اور اس سے دو  
کہ شیطان تم کو غافل نہ کر دے اور سستی و کالی کے سبب تمہارا شکار نہ کر لے تو  
بیشک یہ بُری رسوائی و خسارہ ہے۔ برادران! آگاہ ہوا اللہ تم کو توفیق اور ہدایت  
دے عورتوں اور اولاد کو نماز کا حکم کرنا اور اُسکی نگہداشت تم پر لازم و معین ہے  
اس لیے کہ وہ تمہارے پاس اللہ کی امانت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہوا ایمان والو  
اللہ اور اُسکے رسول کی خیانت نہ کرو اور اپنی امانتوں میں خیانت نہ کرو حالانکہ  
تم جانتے ہو اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کو بائے  
میں اللہ سے ڈرو کیونکہ وہ تمہارے پاس اللہ کی امانتیں ہیں لہذا جس شخص نے  
اپنی بیوی کو نماز کا حکم نہیں دیا اور اُس نے نماز نہیں سکھائی اُس نے اللہ اور  
اُسکے رسول کی خیانت کی اور وہ اللہ کے عذاب کا مستحق ہوا کہ وہ خدا کے اس  
حکم کو بجا نہیں لایا اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور اُسپر صبر کرو۔ ہم تم سے  
رزق کا سوال نہیں کرتے۔ ہم ہی تم کو رزق دیتے ہیں اور نیک بجا مہربان ہیں  
کیلیے ہر آور حدیث میں بدبختوں کا ذکر آیا ہے انھیں میں اُس شخص کا بھی ذکر  
کیا جو اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم نہیں دیتا تو کیا بھلائی ہے اُس عورت میں جس کا  
کوئی دین نہیں اور کیا اچھائی ہے اُس مرد میں جو اپنی بیوی یا بہن یا لڑکی کو



نماز کی حکم نہیں دیتا کیونکہ ان پر لعنت کی گئی ہے اور یہ اللہ کی رحمت سے محروم ہیں اور جب عورت اپنے شوہر کی اطاعت نہ کرے تو شوہر کو چاہیے کہ اُسکو چھوڑ دے کہ وہ اللہ اور اُسکے رسول کی دشمن ہو اور اس عورت کے ولی کو چاہیے کہ اُسکے شوہر کی مدد کرے ورنہ وہ ولی بھی جہنم میں جا بیگا اور اپنے آپ کو خدا کے غضب و سخت ترین عذاب کا مستحق بنائیگا۔ عزیزو! اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے رب کی اطاعت کر کے نیک بناؤ تاکہ تم بھی نیک بنو اور فلاح پاؤ اور اللہ کے عذاب سے بچو اور اس امر میں مستی نہ کرو کیونکہ بخدا اس امر میں ہی مستی کر بیگا جس میں بھلائی نہ ہو جس کا کچھ مذہب نہ ہو اور جس پر عذاب کا حکم ثابت ہو گیا ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور آپ پر عذاب ثابت ہو گیا ان امتوں میں جو جنوں اور انسانوں میں پہلے سے گزر چکے ہیں اور وہ ٹوٹے میں تھے جلیب عبد اللہ بن علوی خدا نے نصائح میں کہا کہ جیسے تجھ پر واجب ہو کہ نماز برابر ادا کرے اور اس کا ضائع کرنا حرام ہو ایسے ہی تجھ پر واجب کہ اپنے اہل و اولاد پر اور اُس شخص پر جس کا تو ولی ہو نماز کے بارے میں سختی کرے اور اُسکے چھوٹنے میں اُنکے کسی عذر کو قبول نہ کرے اور جو نہ سنے اور نہ مانے اُسکو تنبیہ کرے سزا دے اور اُس پر خفا ہو اس سے زیادہ اور بڑھ کر قہر و غضب اس وقت غصہ ہو تا جبکہ وہ تیرا مال تلف کر دیتا اور اگر تو نے ایسا نہیں کیا تو تو نماز اور اللہ کے حقوق اور اُسکے دین کی بھرتی کر نیوالوں میں سے ہو گا اور جس پر تو غضب غصہ کرے بھی بھی وہ نہ مانے اور نہ ڈرے تو اُسکو اپنے پاس سے دور کر دے اس لیے کہ وہ شیطان ہے اس میں نہ بہتری ہو نہ برکت اس سے ملنا جلنا حرام ہو جاتا ہے اور ترک تعلق واجب ہے اللہ اور اُس کے رسول کے مقابلہ کر نیوالوں لڑنے والوں میں سے ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو کسی قوم کو ایسا نہ پائیگا کہ وہ اللہ اور قیامت کے دن پر

ایمان لائے ہوں اور اُس شخص سے دوستی کریں جو اللہ اور اُس کے رسول سے مقابلہ کرتا ہو وہ اُنکے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبیہ ہی کے کیوں نہ ہوں یہاں اُن لوگوں کے ایمان ہی کی نفی کر دی ہے جو خدا اور رسول کے دشمنوں کے ساتھ محبت کر نیوالے ہوں خواہ وہ کتنے ہی قریب مشتبہ دار کیوں نہ ہوں پس اللہ تبارک و تعالیٰ کرے نماز کی مداومت اور ساجد کی حاضری کی طرف توجہ کرو اور نماز کے ضائع کرنے سے خدا کی پناہ طلب کرو اور نماز کے ادا کرنے میں جستی برتو اور اُسکو ہمیشہ پابندی کے ساتھ ادا کیا کرو کیونکہ وہ نفع اُٹھائیوالوں کی غنیمت اور بشارت پائیوالے پر ہیزگاروں کے لیے کامیابی ہو نیک اہلوں کے لیے آرام ہے نیک نخت ہدایت پائیوالوں کا شعار ہو صاف دل عشاق کی تسلی ہو خدا کے پیچانے والے سرداروں کے لیے (مال) غنیمت ہو عمل کر نیوالے علما کا مرہم ہو اُس سے کوئی چیز انھیں باز نہیں رکھتی اور کسی آنے جا نیوالے امر کی پرواہ نہیں کرتے اُنکے دل اُس کے وقت آنے کے مشتاق ہیں اور فوت ہو جانے کے سبب رنج کرتے ہیں۔ اُنکو اس نماز سے نہایت خوشی و مسرت اور فرحت و سرور ہوتا ہے۔ پس اللہ اُس شخص پر رحم کرے جس نے طاعت کی جانب عجلت کی اور جماعت کی پابندی کی۔ یہ ایک بڑی غنیمت اور اعلیٰ درجے کی کامیابی ہے پس اگر تم نے سنا اور اطاعت کی تو نیک نصیب بنے اور فلاح پائی اور اگر تم نے انکار اور روگردانی کی تو عذر خواہی ختم ہو چکی اور خدا کے بزرگ و برتر کو اختیار ہے۔

ایو اللہ! ہم کو رسوائیوں سے بچاؤ اور ہم کو بہتر راستہ دکھا ہماری نیکیاں بڑھا ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم کو زندگی میں اور موت کے بعد نیک نصیب کر۔



## دوسرا سالہ نماز باجماعت کی فضیلت صفت کے سیدھا کرنے اور ملکر کھڑا ہونیکے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ اور مرد و چاہو صبر اور نماز کے ساتھ اور وہ بیشک گراں  
ہے مگر عاجزی کرنے والوں پر اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
جماعت کی نماز تنہا شخص کی نماز سے بچیش درجے افضل ہو اور ایک آیت میں  
ہے ستائش درجے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ  
کسی سبتی یا کاؤں میں تین آدمی ہوں اور پھر بھی وہ نماز باجماعت ادا نہ کریں  
مگر شیطان نے اُن پر غلبہ کر لیا ہو پس تجھے جماعت ضروری ہو اسلئے کہ بھڑیا ریوڑ  
میں سے پھڑے ہوئے کو کھاتا ہو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا ظلم اور پورا ظلم اور کفر و نفاق اُس شخص کا ہو جس نے اللہ کے منادی نبی  
مؤذن کی اذان سنی اور اُسے جواب نہیں دیا اور فرمایا مومن کے لیے بد بختی و  
بد نصیبی کو یہی کافی ہے کہ مؤذن کو نماز کی طرف بلاتے ہوئے اور اُسکے جواب میں  
حاضر نہ ہو اور آپ نے فرمایا کہ شیطان انسان کا بھڑیا ہو جیسے بکری کا بھڑیا  
پچھڑی ہوئی کو لیجاتا ہو پس تم مختلف راہوں سے بچو اور جماعت اور مسجد میں آنا  
ضروری سمجھو اور فرمایا جس شخص نے صحت تندرستی کی حالت میں اذان سنی اور  
جواب نہیں دیا اُسکی نماز نہ ہوگی اور فرمایا جس شخص نے اذان سنی اور اُسکو آنے  
سے کوئی عذر مانے نہ تھا تو اُسکی نماز قبول نہیں کی جائیگی اور ابو سعید خدری رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہو کہ جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ مسجد میں حاضری کی عادت رکھتا ہے

تو اُس کے ایمان کے گواہ بن جاؤ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہو مسجدوں کو وہی  
لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور جو نماز  
پڑھتے اور زکات دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد ہر پرہیزگار کا گھر ہے  
اور جس کا گھر مسجد ہو اللہ اُس کو آرام دینے اور اُس پر رحمت نازل کرنے  
اور پل صراط پر گزار کر خدا کی خوشی کے مقام جنت میں داخل کرنے کی  
ذمہ داری کرتا ہو اور فرمایا اللہ کا گھر بنانیوالے اللہ والے ہیں ابن عباس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جس شخص نے اذان سنی اور جواب نہ دیا وہ  
بھلائی دیکھے گا نہ اُسکے لیے بھلائی کا ارادہ کیا گیا اور ابو ہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے فرمایا یقیناً آدمی کے کان میں پگھلا ہوا رنگ بھر دیا جائے اس  
سے بہتر ہو کہ وہ اذان منکر تعمیل نہ کرے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا جس نے اپنے گھر اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کو آیا تو وہ اللہ کا مسلمان  
ہے اور میزبان پر لازم ہو کہ مہمان کی عزت کرے اور ارشاد فرمایا کیا میں  
تم کو وہ چیز نہ بتا دوں جس سے خدا گناہ مٹا دیتا ہو اور مرتبہ بلند کرتا ہو صحابہ  
نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا تکلیفوں میں بھی وضو پورے طور پر کرنا  
اور مسجدوں کی طرف زیادہ مسافت طے کرنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز  
کا انتظار کرنا اس کا ثواب ایسا ہو جیسے کفار کے مقابلہ کے لیے سرحد پر گھوڑا  
باندھنا اور فرمایا تکلیفوں کی حالت میں بھی اچھے طور پر وضو کرنا اور مسجد کی طرف  
زیادہ مسافت طے کرنا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا گناہوں کو بالکل  
دھو دیتا ہو اور فرمایا جو صبح و شام مسجد کو جاتا ہو اللہ تعالیٰ اُسکے لیے جنت میں مکانی بنا  
سماں تیار کرتا ہو جب کبھی صبح و شام میں گیا ابن کثوم نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی کہ میں نابینا ہوں اور مدینہ میں حشر الارض اور کوئیں ہیں تو کیا حضور میرے لیے اس بات کی اجازت دیجئے کہ میں اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کروں فرمایا کیا تو اذان سنتا ہو عرض کی ہاں۔ فرمایا میں تیرے لیے رخصت نہیں پاتا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ فرمایا خدا نے تین قسم کے لوگوں پر لعنت کی منجانب سے ایک وہ شخص بھی ہے جو حی علی الصلوٰۃ۔ حی علی الفلاح سے اُسکی تعمیل نہ کرے حاکم نے اُس کو روایت کیا ہے اور فرمایا مسجد کے ہمسایہ کی نماز مسجد ہی میں ہوتی ہو نماز میں صفوں کا برابر کرنا اور خوب مل کے کھڑا ہونا ان باتوں میں سے ہے جو ضروری ہیں اور جنگی تاکید کی گئی ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو برابر کر دو اور مونڈھوں کو مقابلہ میں رکھو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرمی رکھو بیچ کی گنجائشوں کو بند کر دو کیونکہ شیطان اُس کھلی ہوئی جگہ میں بھیڑ کے بچے کی طرح داخل ہو جاتا ہے اور برابر ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صفت کے کندے پر آتے اور لوگوں کے سینوں اور مونڈھوں کو برابر کرتے اور فرماتے کہ مختلف کھڑے ہو کہ خدا تمہارے دلوں میں اختلاف نہ دے گا۔ بے شبہ خدا اور اُسکے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں نیز ارشاد ہے صفوں کو برابر کرو کیونکہ صفوں کا سیدھا کرنا نماز کی ضروریات سے ہے اور فرمایا صفوں کو گنجان اور قریب قریب رکھو اگر نہیں برابر ہوں قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے شیطان کو صفوں کی گنجائش میں بھیڑ کے بچے کی طرح داخل ہوتا ہوا دیکھتا ہوں اور حضور نے فرمایا صفوں کو سیدھا کرو تمہارے دل سیدھے رہیں گے آپس میں ملکر کھڑے ہو تو تم آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرو گے نیز ارشاد فرمایا صفوں کو سیدھا کرو اور مونڈھوں کو بالمقابل رکھو گنجائشوں کو بند کرو اور اپنے بھائیوں کے

ہاتھوں میں نرمی کرو شیطان کے لیے گنجائش نہ چھوڑو اور جس نے صفت کو ملایا خدا اسے ملائیکا اور جس نے صفت کو قطع کیا خدا اُسکو قطع کرے گا اور بروایت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے کہ حضور نے فرمایا صفیں سیدھی کرو اور مل کے کھڑے ہو کہ میں تم کو پیچھے سے دیکھتا ہوں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں اس حدیث کی وجہ سے ہم میں سے ہر شخص اپنے مونڈھے کو برابر دلیکے مونڈھے سے اور اپنے قدم کو برابر دلیکے قدم سے چسپاں کر لیا کرتا تھا۔

### تیسرا رسالہ جماعت عشاء و فجر کی ترتیب میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس نے عشاء کی نماز جماعت پڑھی گویا اُس نے آدھی رات عبادت کی اور صبح کی نماز جماعت پڑھی گویا اسے تمام رات عبادت کی اور ارشاد ہے کہ عشاء و فجر کی نماز منافقوں پر سب زوے زیادہ بھاری ہے جو کچھ ثواب ان دنوں نمازوں میں ہو اگر انکو معلوم ہوتا تو ضرور آئے اگرچہ گھسٹتے ہوئے یعنی سخت محرومی میں بھی نماز کیلئے حاضر ہوتے اور میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں نماز قائم کیے جائیگا حکم دوں پھر کسی کو حکم دوں کہ نماز پڑھا لے اور اسکے بعد میں چلوں اور میریساتھ کچھ آدمی اپنے دھن کی کچھ گھٹے لیے جوئے ہوں ان لوگوں کی طرف جو نماز میں حاضر نہیں ہوئے انکو گھر دلوں سے بھونک دوں اور ایک روایت میں ہے کہ کسی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو نہیں بلایا فرمایا کہ میں نے اس بات کا قصد کیا کہ کسی کو نماز پڑھانی کا حکم دوں پھر ان لوگوں کی طرف چلوں جو نماز سے پیچھے رہ جاتے ہیں اور اپنے دھن کے گھٹوں انکے گھر بلائیے جائیں اور ایک روایت میں ہے کہ ارشاد فرمایا اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشاء کی نماز قائم نہ کرتا اور اپنے جوانوں کو حکم دیتا کہ ان لوگوں کے گھروں میں جو کچھ ہو اسے آگ لگا دیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ عشاء و فجر میں جب ہم



کسی آدمی کو نہ پاتے تو ہمیں اسکی طرف سے بدلتی ہوئی یعنی صحابہ اُسے  
 منافق خیال کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیں  
 سے عشاء و فجر میں گھسکر بھی آسکے تو اُسے اور فرمایا جو شخص عشا کی نماز جماعت  
 سے پڑھیں گاہے اپنا حصہ شب قدر سے پائیگا اور فرمایا جس نے چالیس رات  
 نماز عشاء مسجد میں جماعت سے اس طرح پڑھی کہ پہلی رکعت کی تکبیر اولی قوت  
 نہ ہوئی خدا اُسکے لیے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے اور فرمایا جس نے غنہ  
 کیا اور مسجد میں آیا اور فجر سے قبل کی دو رکعتیں پڑھیں پھر وہ فجر پڑھنے کیلئے  
 بیٹھ گیا اُسکی اُس دن کی نماز بار بار کی نمازوں میں لکھی گئی اور وہ شخص خدا کے گروہ  
 میں لکھا گیا اور فرمایا جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی وہ خدا کے ذمہ میں  
 ہے پس خدا کی اُسکے ذمہ میں عہد شکنی نہ کرو تو جو اُسے قتل کریگا اُس کو خدا  
 طلب کر کے اونہما دوزخ میں ڈالے گا اور اسی حدیث کی وجہ سے جبکہ  
 عشاء و فجر باجماعت پڑھنے والوں کے قتل سے بچا کرتا تھا اور فرمایا جو شخص  
 فجر کی نماز کے لیے صبح کو چلا وہ ایمان کے جھنڈے کے ساتھ چلا اور بھیج کو  
 بازار کی طرف چلا وہ شیطان کے جھنڈے کے ساتھ چلا حضرت عمر رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھکو صبح کی نماز جماعت سے پڑھنا شب بیداری سے  
 زیادہ پیارا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی اندھیری میں  
 جو شخص مسجدوں کی طرف چلے گا قیامت کے دن خدا سے نور کے ساتھ ملیگا۔  
 اور فرمایا اندھیری راتوں میں مسجدوں کی طرف چلنے والوں کو قیامت کے  
 دن کمال نور کی خوشخبری دید و آہن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو  
 خدا سے مسلمان ہو کر ملنا چاہے تو اُس کو پانچوں نمازوں کی حفاظت کرنی چاہیے  
 جسوقت اُنکی اذان ہوگی تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لیے ہدایت کے

طریقے مقرر فرمائے اور یہ پانچوں نمازیں اُنھیں میں سے ہیں اور  
 اگر تم اپنے گھروں میں پڑھ لو گے تو اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے اور اگر  
 اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے جو شخص خوب طہارت  
 کر کے کسی مسجد میں جائے خدا اُسکے لیے ہر قدم پر نیکی لکھے گا اور اُس کے  
 ہر قدم پر درجہ بڑھائے گا اور ہر قدم پر گناہ معاف کرے گا اور ہم نے یہ بات بھی  
 کہ سوائے منافق کے جسکا اتفاق آشکار ہو کوئی شخص جماعت سے پیچھے  
 نہیں رہتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھی طرح  
 وضو کیا پھر فرض نماز کیلئے چلا اور اُسکو امام کیساتھ ادا کیا اُسکے گناہ معاف ہو گئے  
 چوتھا اس سالہ جماعت کی نماز کی ترغیب میں جیسا کہ سلف صالحین  
 سے ثابت ہوا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عظا بن ابی رباح نے فرمایا کسی کو یہ جائز نہیں کہ اذان سننے کے بعد نماز جماعت  
 چھوڑے اور اوزاعی نے فرمایا جماعتوں کے چھوڑنے میں باپ کی اطاعت  
 نہیں اور سعید بن مسیب نے فرمایا مؤذن نے بین برس سے اذان نہیں دی مگر اس  
 حالت میں کہ میں مسجد میں ہوتا اور بعض سلف نے فرمایا ہو کو یہ خبر پہنچی کہ قیامت کے  
 دن ایک قوم محشور ہوگی جسکے چہرے چمکتے ہوئے تاروں کی طرح ہونگے لانگہ  
 اُنسے پوچھیں گے تمہارے اعمال کیا تھے وہ کہیں گے ہم جب اذان سنتے تھے  
 وضو کے لیے کھڑے ہو جاتے کوئی دوسرا کام نہیں اس سے باز نہیں رکھتا  
 پھر ایک گروہ محشور ہوگا جسکے چہرے چاند جیسے ہونگے فرشتے اُنسے دریافت  
 کریں گے تمہارے کیا اعمال تھے وہ کہیں گے ہم وقت سے پہلے وضو کرتے  
 تھے پھر ایک جماعت محشور ہوگی جس کے چہرے آفتاب کی مثل ہونگے



فرشتے اُن سے سوال کریں گے کہ کیا اعمال کیے تھے وہ کہیں گے مسجد  
میں اذان سنتے تھے اور سلف کی یہ عادت تھی کہ آپس میں تین دن تک ایک  
دوسرے کی تعزیت کیا کرتے جب کبھی اُن میں سے کسی کی تکبیر اولیٰ فوت ہو جاتی  
اور بعض کی یہ عادت تھی کہ جب کسی کی جماعت فوت ہو جاتی تو سات دن تک  
تعزیت کیا کرتے نوحی نے فرمایا لوگ اعتقاد رکھتے کہ اندھیری رات میں مسجد  
کی طرف جانا جنت ملنے کا سبب ہو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا فرشتے برابر تم میں سے ہر ایک کے لیے استغفار کرتے  
رہتے ہیں جب تک کہ وہ اپنے اُس مقام میں ہو جہاں نماز پڑھے تا وقتیکہ  
بے وضو نہ ہو جائے یا بات چیت نہ کرے وہ کہتے ہیں اے اللہ اسکو بخشد  
خدا یا اسپر رحم کر اور سعید بن مسیبؓ فرمایا جو شخص مسجد میں بیٹھا وہ اپنے خدا کے  
پاس بیٹھنے والا ہو اسکا حق یہی ہو کہ اچھی بات کہے ایک شخص کی بابت  
جو رات بھر عبادت کرتا تھا اور دن کو روزہ رکھتا تھا لیکن جمعہ اور جمعراتوں  
میں نہیں آتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا انھوں  
نے فرمایا کہ وہ روزی ہو اور شیخ ابی مدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہو  
کہ حدیث میں آیا ہو بندہ کی وہی نماز لکھی جاتی ہو جس میں اسکا دل حاضر ہو لیکن یہ  
حدیث اکیلے نماز پڑھنے والیکے متعلق سمجھی جاتی ہو کیونکہ جو لوگ جماعت سے  
نماز پڑھتے ہیں انکی تویہ حالت ہو کہ جن لوگوں کا دل حاضر ہو تا ہو انکی برکت سے  
خدا انکی بھی تلافی کر دیتا ہو جنکا دل حاضر نہ تھا اور اچھی طرح نماز پڑھنے کی برکت سب  
کو پہنچا دیتا ہو اسلئے ہر شخص کی نماز کامل لکھی جاتی ہے اور سب کی نماز ایک جسم  
کی طرح کامل ہو جاتی ہو اور کعبہ اجماع سے منقلب ہو کہیں تو رست میں لکھا یا تالی  
کہ اس امت کا ایک شخص سجد میں گرتا ہو جتنی صفیں اُسکے پیچھے ہوتی ہیں خدا اسکو

بخشدیتا ہو بعض سلف کا ارشاد ہو جب جماعت کھڑی ہوتی ہو تو خدا اہم کے دل کو دیکھتا ہو  
اگر اُس میں بہتری ہو تو اُن سب سے رضی ہو تا ہو اور انکی نماز قبول کر کے اُنکو بخشدیتا ہو اور  
اگر اُس میں بہتری نہ ہو تو وہ مقتدیوں کے لکھ دیکھتا ہو اگر ان میں وہ لوگ ہیں جنکے دل بھلائی  
ہو تو اُن سب سے رضی ہو کر سب کی نماز قبول کر لیتا ہو اور اگر اُنکے دل میں بھلائی نہ ہو تو نماز  
میں انکو نماز کیلئے جمع ہونے اور اپنے سامنے کھڑے ہونے پر نظر فرما کر رضی ہو جاتا ہو اور انکی  
نماز قبول کر کے اُنکو بخشدیتا ہو جیسے عبد اللہ ابن علی حداد کہتے ہیں کہ نماز جماعت کی  
تفصیل تین مسئلوں سے بغیر عذر کوئی باز نہیں ہوگا مگر جو حق و صواب ہے پھر جو سکو دل  
سے خدا کی تعظیم کے انوار اور اُسکے حقوق ربوبیت کی روشنی نکل جاتی ہو کہ بندہ کی عزت  
و شرف سعادت و فلاح دارین نماز کے قائم رکھنے ضروری سمجھتا ہو و دعا و است میں ہو بلکہ  
خدا کے عذاب و غضب سے سلامتی اور نجات اُسکے قائم کرنے اور اُسکی حفاظت ہی سے  
ہے انہی کو کرنا چاہیے کہ بندہ اپنی نفسانی سعادت اور فلاح کیلئے تو کیسا زہر کرتا ہو پھر  
اُسکی ہلاکت نقصان کی پروا نہ کر کے حقوق خدا وندی اور اُسکے فرض کو ترک کر دیتا ہو  
ہم خدا سے عافیت چاہتے ہیں اور بد بختی اور نقصان پہنچا نیوالے فیصلہ سے اسکی پناہ  
مانگتے ہیں جیسے عبد اللہ ابن علی حداد نے فصل دینیہ میں یہ حدیث ذکر کی کہ نماز جماعت  
تنہا کی نماز سے ستائش دے بڑھ کر ہو فرمایا تو جو اس آخری دینی نفع میں جسکے حاصل  
کرنے میں کسی قسم کی مشقت و تکلیف نہیں کاٹی کرے تو دین کی مصلحتوں میں اسکی غفلت  
یقیناً بہت بڑھ گئی اور آخرت کو معاملہ میں اسکی رغبت بہت ہی کم ہو گئی خصوصاً جب اسکو  
معلوم ہو کہ دنیا کو بہت ہی کم حقیر نتائج کی طلب میں اسکا نفس کتنی تکلیفیں سہتا ہو اور کتنی  
اور مصیبتیں اُٹھاتا ہو اور اگر اسکو کوئی ذلیل نفع والی چیز سخت محنت سے بھی حاصل ہوتی ہو تو  
اُس تکلیف کو بھول جاتا ہو اور دنیا کو فانی کے نفع کو جو اُس نے حاصل کر لیا بہت بڑی غنیمت  
سمجھتا ہو۔ جو شخص اپنے اندر یہ اوصاف پاتا ہو کیا اسکو خدا کا خوف نہیں آتا کہ وہ



خدا کے نزدیک منافق قرار پائے اور خدا کے وعدے میں شک کرنے والوں میں سے شمار کیا جائے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو روایتیں ہم تک پہنچی ہیں ان میں کہیں سے یہ بات نہیں معلوم ہوئی کہ حضور نے کبھی ایک نماز بھی بغیر جماعت کے پڑھی ہو۔ لہذا کسی کامل مسلمان کو مناسب نہیں کہ نماز جماعت میں سستی کرے اور تنہا پڑھے کہ اس سخت وعید میں جو ترک جماعت کے بارے میں وارد ہو دخل ہو جائیگا اور اس کی نماز بھی مختلف فیہ ہوگی چنانچہ ابن مسعود و ابی موسیٰ اشعری اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت نے فرمایا جس نے اذان منکر بلا عذر تعمیل نہ کی اس کی نماز نہیں ہوتی اور سلف کی ایک جماعت کا جن میں عطاء ثوری امام احمد بھی ہیں اس پر اعتماد منقول ہو اور ان کی اقتدا کافی ہے۔ خدا یا ایہ کونساں جماعت اور دوسری عبادتوں کی توفیق دے جماعت سے پیچھے ہٹنے سے بچا اور گناہوں کا محفوظ رکھا یا اللہ! درود نازل فرما ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب ایسی درود جسکی بدولت ہر کو تمام فتنوں بیماریوں و آفتوں سے نجات دے اور ہمارے تمام گناہوں کو بخشدے تمام خطاؤں کو معاف فرمادے اور تمام حاجتوں کو پورا کرے اور ہمارے مرتبے بلند فرما اور زندگی میں اور مرنے کے بعد تمام بھلائیوں میں اعلیٰ درجے پر پہنچا۔ اے رب! اے اللہ! اے دعاؤں کے قبول کرنے والے مبتحن ربک رب العزائم عما یصفون ۝ و سلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذیل میں یہ اور نقل کیے جاتے ہیں جو عارف باللہ قطب غوث حاوی فضائل کمالات حضرت سیدی محمد بن احمد دندراوی نے اپنے شیخ عارف باللہ قطب ارکۃ توحید حضرت سیدی ابراہیم الرشید سے اور انھوں نے اپنے شیخ عارف باللہ قطب ارکۃ تقدیس

حضرت سیدی احمد بن ادریس رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے نقل فرمائے ہیں وہ دعائیں جنکے ورد رکھنے سے عجوبیاں برپا ہوتی ہیں۔

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُقَدِّمُ اِلَیْکَ بَیْنَ یَدَیْ کُلِّ نَفْسٍ وَ لَحْظَةٍ وَ طَرَفَةٍ اِیَّ اللّٰہِ تَبرِی طرف متوجہ ہوتا ہوا ہر سانس اور ہر لمحہ اور

یَطْرُقُ بِهَا اَهْلُ السَّمَوَاتِ وَ اَهْلُ الْاَرْضِ وَ کُلُّ شَیْءٍ هُوَ فِیْ اَسْمَانِ وَ زَمِنِ وَالْوَلَدِ کے ہر نگاہ کرنے اور ہر اس چیز کے آگے کر

عِلْمِکَ کَا کَرْنٍ اَوْ قَدْ کَانَ اُقَدِّمُ اِلَیْکَ بَیْنَ یَدَیْ ذٰلِکَ کُلِّ تَبرِے علم میں ہونے والی ہو یا ہو چکی ہو میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوا ان سب چیزوں کے آگے تیری اہل کر رکھتا ہوں

(۲) تہلیل (اس کو تین بار پڑھا کرے)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فِیْ کُلِّ لَحْظَةٍ وَ نَفْسٍ عَدَدًا وَ سَعَةً اللّٰہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے پیغمبر ہیں اس کی تصدیق کرتا ہوں ہر لمحہ ہر سانس میں شہادہ اللہ

ان تمام اشیا کو جسکو علم الہی وسیع ہو

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بڑا ہو

(۳) صلوة عظیمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِتَوْحِیْدِکَ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَا اَرْکَانَ

ای اللہ میں تجھ سے اللہ عظیم کو تو کے وسیلے جو جسے عرش خدا عظیم کے ارکان کو بھر دیا اور جس سے

عَرْشُ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَقَامَتْ بِہِ عَوَالِمُ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیْ

اللہ عظیم کے تمام عالم تا تم میں سوال کرتا ہوں کہ درود نازل فرما

مَوْلاَنَا مُحَمَّدٍ ذِی الْفَلَاحِ الْعَظِیْمِ وَعَلٰی اٰلِ نَبِیِّ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ بِقَدْرِ

ہمارے آقا محمد پر جن کی قدر عظیم ہے اور اللہ عظیم کے نبی کی آل پر بقدر



عَظَمَةُ ذَاتِ اللَّهِ الْعَظِيمِ فِي كُلِّ لَحْظَةٍ وَنَفْسٍ عَدَدًا فَعَلِمَ  
 عظمت ذات خداے عظیم کے ہر لمحہ اور ہر نفس میں بشمار اس کے جو  
 اللَّهُ الْعَظِيمُ صَلَوةً دَائِمَةً يَدْعُوهُ اللَّهُ الْعَظِيمُ تَعْظِيمًا لِحَقِّكَ  
 اللہ عظیم کے علم میں ایسی درود جو اللہ عظیم کے ساتھ ہمیشہ ہے حضور کریم کی تعظیم کے  
 يَا مَوْلَانَا يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا ذَا الْخَلْقِ الْعَظِيمِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى آلِهِ وَمِثْلِ  
 اے ہمارے آقا اے اللہ کے رسول اے عظیم خلق والے اور ان پر اور ان کی آل پر ایسا ہی  
 ذَلِكَ وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لِمَا جَمَعْتَ بَيْنَ الرُّوحِ وَالنَّفْسِ ظَاهِرًا  
 اور میرے اور اُن کے درمیان جمع کر جیسا روح و نفس کے درمیان جمع کیا ظاہر  
 وَبَاطِنًا يَنْقُضُهُ وَمِمَّا مَاقَا جَعَلَهُ يَا رَبِّ رُوحًا لِّذِي مِنْ جَمِيعِ  
 و باطن میں بیداری و خواب میں اور اے میرے رب ان کو میری ذات کے لیے جمع  
 الرُّوحِ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْآخِرَةِ يَا عَظِيمُ  
 وجوہ سے روح کر دے دنیا میں آخرت پہلے اے عظیم  
 (۴) استغفار کبیر بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 اللہ کو نام سے شروع جو نہایت بزرگ والا  
 أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ غَفَّارٌ  
 مغفرت طلب کرتا ہوں اللہ جو عظمت والا ہے وہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں آپ زندہ اور مخلوق کو نام رکھنے والا  
 الَّذِي تُوْبُ إِلَيْهِ الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ مِنْ جَمِيعِ الْمَعَاصِي  
 اُنہا ہوں نہایت بزرگ والا جلالت والا اور میں تمام معاصی اور برائیوں اور گناہوں سے ہر طرف توبہ  
 كُلِّهَا وَالَّذِي تُوْبُ إِلَيْهِ الْأَثَامُ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ عَمْدًا أَوْ خَطَاً  
 کرتا ہوں اور ہر اس گناہ سے جس کو میں نے کیا قصداً یا غلطاً  
 ظَاهِرًا وَبَاطِنًا هَوَاؤًا وَفِعْلًا فِي جَمِيعِ حَرَكَاتِي وَسَكَتَاتِي وَخَطَرَاتِي  
 ظاہر ہو یا پوشیدہ فعل میں ہو یا قول میں اپنے تمام حرکات و سکنات میں و ہر خطرے  
 وَأَنْفَاسِي كُلِّهَا دَائِمًا أَبَدًا أَسْرَعًا مِنْ الدُّنْيَا الَّذِي أَعْلَمُ وَمِنْ الذَّنْبِ  
 خطرے اور سانسوں میں ہمیشہ ہمیشہ اس گناہ سے جو میں جانتا ہوں اور اُس کے

الَّذِي لَا أَعْلَمُ عَدَدًا مَا أَحَاطَ بِهِ الْعِلْمُ وَأَخْصَاهُ الْكِتَابُ  
 میرے علم میں نہیں بشمار اس کے جس کو علم نے احاطہ کیا اور کتاب نے گھیرا  
 وَخَطَّهُ الْقَلَمُ وَعَدَدًا وَجَدَتْهُ الْقُدْرَةُ وَخَصَّصَتْهُ  
 اور قلم نے لکھا اور بشمار اس کے جس قدرت نے ایجاد کیا اور ارادہ فرمایا  
 الْإِرَادَةُ وَمِنْ أَدْكَلِمَاتِ اللَّهِ كَمَا يَنْبَغِي بِجَلَالِ رَحْبَةِ  
 اور بقدر وسعت اللہ کے کلمات کی جیسا ہمارے رب کے جلال  
 رَبِّنَا وَجَمَالِهِ وَمَكَالِهِ وَكَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَبِرَّكُمْ  
 و جمال و کمال کے مناسبتاً و جسکی ہمارا رب پسند فرمائے اور اُن کو

### ضروری ہدایات

(۱) مذہبِ اہلسنت جماعت پر قائم رہیں جس پر علما و شریعتیوں کے جتنے مخالفین  
 وہابی رافضی ندوی تحریکی غیر مقلد قادیانی وغیرہم ہیں سب جہاد ہیں اور سب اپنا دشمن و مخالف جانیں  
 اُن کی بات نہیں لیں اُن کے پاس نہ بھینس لیں کوئی تحریر نہ لکھیں کہ شیطان کو مٹا دے اللہ دل میں سمجھو دے  
 کچھ دیر نہیں لگتی آدمی کو جہاں دل یا برو کا اندیشہ ہو ہرگز نہ جائیگا دین ایمان سب زیادہ عزیز  
 چیز ہیں اُن کی محافظت میں سے زیادہ کوشش فرض ہو مال و دنیا کی عزت دنیا کی زندگی دنیا کی  
 تک ہیں دین ایمان سے ہمیشگی کے گھر میں کام پڑنا ہو انکی فکر سب سے زیادہ لازم ہو (۲) ناجائز جنگی  
 پابندی نہایت ضروری ہو مردوں کو مسجد جماعت کا التزام بھی واجب ہو بے نماز مسلمان کو یا تھوڑے  
 کا آدمی ہو کہ ظاہری صورت انسان کی مگر انسان کا کام کچھ نہیں ہے ناز ہی نہیں جو کبھی پڑے ہو  
 جو ایک وقت کی بھی قصد اٹھوئے بے نماز ہو کسی کی نوکری ملازمت یا تجارت غیر کسی حاجت کے  
 سبب ناز تھا کر دینی سخت ناشکری پر ہے سے کی نادانی ہو کوئی آقا یا تنگ کہ کافر کا بھی اگر نوکر  
 کوئی ہو اپنے لازم کو نماز سے باز نہیں کھ سکتا اور اگر منع کرے تو ایسی نوکری ہی حرام قطعی ہو اور  
 کوئی وسیلہ رزق ناز کھو کر برکت نہیں لاسکتا رزق تو اُس کے ہاتھ میں ہے ناز فرض کی



اور اُسکے ترک پر سخت غضب آتا ہو والعیاذ باللہ تعالیٰ (۳) جتنی نمازیں ہو گئی ہوں  
سب کا ایسا حساب لگائیں کہ تخفیف میں باقی نہ رہ جائیں زیادہ ہو جائیں تو حرج نہیں اور وہ سب بقدر  
طاقت رفتہ رفتہ نہایت جلد ادا کریں کاملی نہ کریں کہ موت کا وقت معلوم نہیں اور جب تک نفسِ حقیر  
باقی ہوتا ہو کوئی نفل قبول نہیں کیا جاتا قضا نمازیں جتنی ہوں مثلاً سونوار کی فجر قضا ہو تو سہوار  
یوں نہایت کریں کہ سب میں پہلی وہ فجر جو مجھ سے قضا ہوئی ہر دفعہ یوں کہیں کہ سب میں پہلی وہ  
فجر جو مجھ سے قضا ہوئی یعنی جب ایک دہری کی تو باقیوں میں جو سب سے پہلی ہی بیسیط ظہر وغیرہ  
ہر نماز میں نہایت کریں قضا میں فقط فرض اور وتر یعنی ہر دن رات کی فضیلت رکعت ادا کیجاتی ہیں  
(۴) جتنے روزے کبھی قضا ہوئے ہوں دوسرا رمضان گزرنے سے پہلے قضا کر لیے جائیں کہ  
حدیث شریف میں ہے جب تک پچھلے رمضان کے روزوں کی قضا نہ کر لی جائے گئے قبول نہیں ہوتے  
(۵) جو صاحبِ مال ہیں کوۃ بھی دیں جتنے برسوں کی نہ دی ہو فوراً حساب کیے کے ادا کریں  
ہر سال کی زکوۃ سالِ تام چھوٹے سے پہلے دیدیا کریں التمام ہو نیکیے بعد دیر لگانا گناہ ہے لہذا  
شروع سال سے رفتہ رفتہ دیتے رہیں سالِ تام پر حساب کریں اگر پوری ادا ہو گئی بہتر ورنہ  
جتنی باقی ہو فوراً دیدیں اور اگر کچھ زیادہ نکل گیا ہو تو وہ آئندہ سال میں بچا کر لیں اللہ عزوجل  
کسی کا نیک کام ضائع نہیں کرتا (۶) صاحبِ استطاعت پر حج بھی فرضِ عظم ہے اللہ عزوجل  
نے اُسکی فرضیت بیان کر کے فرمایا ومن کفر فان الله غنی عن العالمین اور  
جو کفر کرے تو اللہ سے جہان سے بے پرواہ ہو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تارکِ حج کو  
فرمایا کہ چاہے یہودی ہو کرے یا نصرانی ہو کر والعیاذ باللہ تعالیٰ قرطینہ وغیرہ کے مہمل  
اندیشوں کے باعث باز نہ رہے کہ دنیا بارہ دن کا رُوکا جائے عذابِ عظیم جنم کی برابر نہیں ہو سکتا  
جو حج نہ کریں وہ اے کیلیے ہو (۷) کذبِ فحشِ حق تعالیٰ نسبتِ زنا و اطاعتِ ظلمِ فیانت ریا کبر داکھی  
کتر و انا فاسقوں کی وضع پہننا ہر بری خصلت سے بچیں جو ان ساتوں باتوں کا عامل ہو گا  
اللہ رسول کو دیکھ سے اُسکو لیے جنت ہو جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمین